پاکستان کا مقدمہ
اگست (یومِ آزادی)
ORDER
LAW

ڈرامہ:

منظر (عدالت کا منظر، جج مقدمے کا فیصلہ کرنے آ چکے ہیں)

جج: مقدمے کی سماعت شروع کی جائے

وکیل: حضور آپ کی اجازت ہو تو ملزم کو پیش کیا جائے۔

جج: اجازت ہے۔

پیش کار: ملزم "پاکستان" کو حاضر کیا جائے۔

وکیل: حضور اجازت ہو تو گواہان کو حاضر کیا جائے۔

جج: اجازت ہے

سبزی فروش، ڈاکٹر، خاتون خانہ اور طالب علم آتے ہیں۔

پاکستان لڑکھڑاتا ہوا آکر کٹہرے میں کھڑا ہو گیا۔ پورا جسم زخمی ہے بیساکھی کے سہارے چل رہا ہے۔

پیش کار: سبزی فروش حاضر ہو۔

سبزی فروش: حضور جو کچھ کہوں گا سچ کہوں گا سچ کے سوا کچھ نہ کہوں گا۔

حضور حقیقت میں میرا ملزم یہ پاکستان ہے۔ میں صبح 4 بجے اٹھ کر منڈی جاتا ہوں واپس آکر ٹھیلا لگاتا ہوں۔ کبھی ایک آدمی بائیک پر آتا ہے ٹھیلا الٹتا ہے اور کہتا ہے آج ہڑتال ہے سبزی نہیں بکے گی، کبھی کوئی 2 آتے ہیں بھتہ وصول کرتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ بتایئے جینا محال کر دیا ہے، اس ملک کے سوا یہ کہیں نہیں ہوتا ہو گا۔

وکیل: حضور اجازت ہو تو ڈاکٹر کو حاضر کیا جائے۔

ڈاکٹر: حضور جو کچھ کہوں گا سچ کہوں گا سچ کے سوا کچھ نہ کہوں گا۔

حضور دن رات کی محنت بھی لگتا ہے ضائع جا رہی ہے۔ صبح گورنمنٹ اسپتال میں نوکری کرتا ہوں شام کو ایک پرائیویٹ کلینک چلاتا ہوں وہاں صرف 900 روپے فیس ہے۔ ڈاکو آجاتے ہیں سب لوٹ کر لے جاتے ہیں پاکستان میں آئے دن کی ہڑتال ہیں مہنگائی ہے میرے خیال میں تو اس پاکستان کو ضرور سزا ملنی چاہیئے میری سمجھ میں نہیں آتا پاکستان بنانے کا مشورہ کس نے دیا؟ میں تو جلدی ہی کینیڈا شفٹ ہو رہا ہوں بس کاغذات تیار ہو جائیں۔

وکیل: حضور اجازت ہو تو طالب علم کو حاضر کیا جائے۔

جج: اجازت ہے

پیش کار: طالب علم حوضر ہو

طالب علم: حضور جو کچھ کہوں گا سچ کہوں گا سچ کے سوا کچھ نہ کہوں گا۔

جج صاحب:۔آپ خود ہی انصاف سے فیصلہ کریں سارا سارا دن امتحانات کے دنوں بجلی نہیں ہوتی طالب علم پڑھے تو کیسے پڑھے۔چار دفعہ تو امتحان کی تاریخ بدلی جا چکی ہے۔کیونکہ حالات خراب ہو جاتے ہیں بم دھماکے اور خود کش حملے ہو جاتے ہیں۔آپ بتائیں اس سب میں (پاکستان کی طرف اشارہ کرکے) قصور کس کا ہے؟ میں ان حالات سے تنگ آچکا ہوں اپنی تعلیم مکمل کرتے ہی باہر چلا جاؤں گا یہاں تو مستقبل بالکل ختم ہے۔

وکیل: اجازت ہو تو خاتون خانہ کو حاضر کیا جائے۔

جج: اجازت ہے۔

پیش کار: خاتون خانہ حاضر ہوں۔

خاتون خانہ: حضور جو کچھ کہوں گی سچ کہوں گی سچ کے سوا کچھ نہ کہوں گی۔

میں تو سب سے زیادہ مظلوم ہوں۔پانی کا بل، بجلی کا بل، گیس کا بل ادا کرو، گھر کا سودا خرید و تو پتہ چلتا ہے کہ ہر چیز پر چار ٹیکس لگ ہیں مہنگائی نے زندگی اجیرن کرکے رکھ دی ہے سمجھ نہیں آتا پاکستان بنایا کس نے اور کیوں؟ ہمیں تو صرف اس سے دکھ ہی دکھ ملے ہیں ہاں جب چھٹیوں میں یورپ گھومنے گئی تو پتہ چلا کہ ملک کیا ہوتا ہے۔میرے خیال میں اس کو ضرور سزا ملنی چاہئے۔

جج: ملزم اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہے گا۔

پاکستان: جی حضور جو کچھ کہوں گا سچ کہوں گا سچ کے سوا کچھ نہ کہوں گا۔

میں ان سب الزمات کی صفائی ضرور پیش کروں گا مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ یہ سب میرے ہی بچے ہیں جو آج مجھے پوری دنیا میں رسوا کرنے پر تل گئے ہیں۔سب سے پہلے اس سبزی فروش سے پوچھنا چاہوں گا تم نے اس پاکستانی سرزمین کے لئے کیا کیا؟ جس حد تک تم بے ایمانی کرسکتے تھے تم نے کی، گلی سڑی سبزیاں ملا کر بیچی، زیادہ منافع لیا۔رات کے وقت ٹھیلے کی صفائی کرکے سارا گند صاف ستھری جگہ پر پھینکتے رہے، میری بنیادوں کو کھوکھلا کرنے میں تمہارا ابھی ہاتھ ہے۔

اور یہ ڈاکٹر صاحب جب یہ پڑھ رہے تھے تو بڑے دعوے تھے کہ غریبوں کا مفت علاج کروں گا آج گورنمنٹ اسپتال میں بیٹھ کر کہتے ہیں کہ شام کو پرائیویٹ کلینک میں آنا اتنے خود غرض ہیں کہ کسی کی جان چلی جائے مگر انہیں فیس مل جائے مریض تڑپتے رہتے ہیں اور یہ مطالبات منوانے کے لئے ہڑتال کرتے ہیں فرائض ادا کرتے چلے جائیں باہر دور کے ڈھول سہانے خود ہی اپنی قدر و قیمت پتہ چل جائے گی۔

اور یہ طالب علم صاحب ان کو فرصت مل گئی۔موبائیل، کمپیوٹر، کارٹون۔چیٹنگ، کھیل کود سے۔یہ آج پڑھائی کی باتیں کیسے کر رہے ہیں، سارا سال ان مشاغل میں مصروف رہتے ہیں امتحان سے دو دن پہلے تیاری شروع کرتے ہیں تو کورس مشکل لگتا ہے پھر نقل کر کر کے پاکستان کی جڑوں کو کھوکھلا کرتے ہیں۔ان کے ارادے یہ ہیں کہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنی صلاحیتوں سے ملک کو فائدہ پہنچانے کے بجائے بیرون ملک جا کر ملازمت کریں گے اور اپنی

صلاحیتوں سے غیروں کو مستفید کریں گے۔ہاں ضرور یہ بھی باہر جا کر قسمت آزمالیں لیکن وہاں ان کو وہ عزت نہ مل سکیں گی جو پاکستان میں ہے وہاں یہ دوسرے درجے کے شہری ہوں گے۔

اور یہ خاتون خانہ ان سے پوچھیں بجلی کے آلات چلتے ہوئے چھوڑنا، گیس ضائع کرنا، پانی فضول بہانہ یہ سب کرتے ہوئے انہیں کبھی بھی احساس ہوا کہ یہ نعمتیں اس پاکستان کی بدولت اللہ نے انہیں دی ہیں۔جب یہ سب چیزیں وافر تھیں تو ضائع کیوں کیں؟اللہ کا شکر ادا کرتیں اور ضائع نہ کرتیں تو اللہ انہیں بڑھا چڑھا کر دے دیتا۔انہوں نے پاکستان کو کیا دیا دن رات غیر ملکی چینلز دیکھتی ہیں بچوں کو بھی غیر ملکی کپڑے پہناتی ہیں، غیر ملکی کھانے کھلاتی ہیں اپنے ملک کی برائیاں اور دوسروں کی تعریف کرتی ہیں دوسروں کی چیزوں رال ٹپکانے والے کو اپنی کوئی چیز اچھی لگ بھی کیسے سکتی ہے؟

حضور بس مجھے یہ ہی کہنا تھا فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

طالب علم آگے بڑھتا ہے اور پاکستان کو گلے لگا کر روتا ہوئے کہتا ہے! آپ نے ہماری آنکھیں کھول دیں اس وطن کی عزت ہی میں میری عزت ہے میں اپنے وطن کی سربلندی کے لئے کام کروں گا۔

ڈاکٹر: میرا سر شرم سے جھک گیا ہے اس ملک کو نقصان پہنچانے والوں میں میرا بھی حصہ ہے۔

سبزی فروش: میں جن چیزوں کو معمولی سمجھ کر کر رہا تھا وہ میرے وطن کو کھوکھلا کرنے کا ذریعہ بنیں! ہائے افسوس

خاتون خانہ: میں اپنی ذمہ داری بھول گئی۔اے وطن عزیز یقیناً یہ میری ہی ذمہ داری ہے کہ میں اپنے ملک کے وسائل کی حفاظت کروں خود بھی اپنے وطن سے محبت کروں اور اپنے خاندان کو بھی اس محبت کا حساس دلاؤں۔وطن سے محبت ہی وطن کی ترقی اور سربلندی کا ذریعہ ہے

سب مل کر: یقیناً ہم غلطی پر ہیں ہم تو ایک رشتے میں پروئے ہیں۔

پاکستان کا مطلب کیا؟ لاالہ الا اللہ اس کلمے کے ذریعے ہم تمہیں مضبوط بنا کر دم لیں گے (انشااللہ)